وزن اعمال کی حقیقت: تفسیر الاکلیل فی استنباط االتنزیل کا مطالعہ

Reality of Weight of Deeds: A Study of *Tafsīr al-Iklīl fī Istimbat al-Tanzīl*

*Ziauddin
** Muhammad Rashid
*** Dr. Naseem Akhter

Abstract

According to *Ahl as-Sunnah wa'l-Jama'ah*, the *Meezan* is truth and it is proven by the Qur'an and the hadiths. While the Mu'tazilites deny the weighty deeds, according to him, it is against the intellect. Actions are objections and weighing objections is not accepted by the intellect On the Day of Resurrection, the great commentators and narrators have stated about three forms of weighty deeds: 1.The book of Acts will be weighed.2. Individuals will be weighed. 3. Deeds will be weighed.

Assuming that our deeds will have weight on the Day of Resurrection, it is obligatory to believe in it. It is not necessary for us to know this fact, it will be enough that our deeds will have weight, if the scale of good deeds is heavy then we will be entitled to reward, the scale of bad deeds will be heavy then we will deserve punishment, except that Allah If Allah forgives someone by His grace, it is a different matter.

Key Words: *Wight of Deeds, study, Quran, Hadīth, Tafsīr al-Iklīl fī Istimbat al-Tanzīl,*

* M.Phil Scholar, University of Balochistan, Quetta
* Lecturer in Islamic Studies, University of Balochistan, Quett
***Assistant Professor, Dept of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar

تمہید

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کسی بھی قسم کے تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ اپنے عصر کے عظیم مصنف، مفسر، محدث، فقیہ، مؤرخ، مدرس اور صوفی تھے۔ تقریبا ہر فن میں ایک یا ایک سے زائد تالیفات موجود ہیں جو امت مسلمہ کے لیے عظیم علمی سرمایہ ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ اپنے عصر کے نابغہ روزگار ہستیوں میں سے تھے اور کئی علوم وفنون میں امام کے درجہ کو پہنچے ہوئے تھے۔ آپؒ نے اپنی کتاب "کتاب التحدث بنعمۃ اللہ" میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات علوم میں بہت زیادہ معلومات دی ہیں۔ فرماتے ہیں:

> و قد رزقت،و للہ الحمد ،التبحر فی سبعۃ علوم :التفسیر والحدیث والفقہ والنحو والمعانی والبیان والبدیع علیٰ طریقہ العرب البلغاءلا علیٰ طریق المتاء خرین من العجمو اھل الفلسفۃ[1]
>
> اللہ کا شکرہے مجھے ساتھ علوم میں تبحر ملا ہے ۔تفسیر،حدیث ،فقہ ،نحو،معانی،بیان اور بدیع میں قدیم عرب بلغاء کے طریقہ پر نہ کہعجم متاخرین اور فلاسفہ کے طریقہ پر۔

علامہ سیوطیؒ کا اپنے علم اور معلومات پر اس حد تک اعتماد اور بھروسہ تھا فرماتے ہیں کہ فقہ کے علاوہ باقی تمام علوم میں ان کے اساتذہ میں سے کوئی اس کا ہم پلہ نہیں ہے البتہ فقہ میں ان کے شیخ کے معلومات ان سے زیادہ ہیں۔

اجتہاد کا دعویٰ

علامہ سیوطیؒ نے اجتہاد کا دعویٰ کیا تھا اپنے اجتہاد کے متعلق آپ کا کہنا ہے کہ میں احکام شریعت، احادیث نبوی ﷺ اور عربیت میں درجہ اجتہاد تک پہنچا ہوں، چنانچہ آپؒ لکھتے ہیں:

> و اما الاجتھادفقدبلغتوللھالحمد ، والمنۃ،رتبۃ الاجتھادالمطلق فی الاحکام الشرعیۃ،و فی الحدیث البنوی ، و فی العربیۃ-[2](2)
>
> جہاں تک اجتہاد کا تعلق ہے تو اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ میں احکام شرعیہ، احادیث نبویہ اور علوم عربیہ میں مجتہد مطلق کے درجہ تک پہنچا ہوں۔

آپ ایک کثیر التالیف مصنف تھے، آپ کی انہی بے نظیر کتب میں سے ایک "الاکلیل فی استنباط التنزیل" سے متعلق ہے جس کے متعلق علامہ موصوف الاتقان میں لکھتے ہیں:

> و قد الفت کتاباً سمیتہ"الاکلیل فی استنباط التنزیل"ذکرت فیہ کل ما استنبط منہ من المسئلۃالفقہیۃ او اصلیۃ او اعتقادیۃ و بعض مما سویٰ ذالک کثیرالفائدۃ جم العائدۃ۔[3]

"میں نے ایک کتاب تالیف کی ہے جس کو میں نے "الاکلیل فی استنباط التنزیل" سے مسمیٰ کی ہے اس میں میں نے آیت کو ذکر کی ہے جس سے کوئی فقہی، اصولی یا اعتقادی مسئلہ نکالا گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ بعض ایسی آیاتیں ذکر کی ہیں جس میں بہت سے فوائد اور قسما قسم معلومات ہیں"

الاکلیل قرآنی آیات و مضامین سے مستنبطہ فقہی اور کلامی نکات واحکامات پر مشتمل ہے تفسیر ھذا صغیر الجثہ اور عظیم النفع مقولہ کا بین مصداق ہے۔ جن کے متعلق صاحب تفسیر خود گویاہیں:

فاشدد بهذا الكتاب يديك، وعض عليه بناجذيك، ولا يحملنك على استحقاره صغر حجمه، فمن نظر إليه بقلب سليم بان له غزارة علمه.[4](4)

(کہ اے صاحب نظر) اس کتاب (الاکلیل فی استنباط التنزیل) کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور اپنے نواجذ کے ساتھ اسے پکڑے رکھ، اور ہاں اسکی چھوٹی جسامت آپکو اسکی استحقار پر نہ ابھارے بلکہ جس کسی نے بھی اس میں قلب سلیم کے ساتھ گہری نظر ڈالی تو اس پر اس کی علمی گہرائی وگیرائی کی حقیقت آشکارہ ہوگئی۔

قیامت کے دن وزنِ اعمال برحق ہے

جلال الدین سیوطیؒ سورہ اعراف کی آیت نمبر:38 سے وزن اعمال کے برحق ہونے کو ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قولہ تعالی:(وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ)فيه ذكرالميزان ويجب الايمان به"اور اس دن تول برحق ہے، اسمیں میزان کا ذکر ہے اس پر ایمان لانا واجب ہے۔"

اہل سنۃ والجماعت کے نزدیک میزان برحق ہے قرآن پاک اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے، جبکہ معتزلہ وزن اعمال کے منکر ہیں، ان کے نزدیک یہ عقل کے خلاف ہے اعمال تو اعراض ہیں اور اعراض کا وزن کرنا عقل تسلیم نہیں کرتا ہے۔

قرآن اور احادیث سے میزان کا ثبوت

قرآن پاک کی متعدد آیات سے قیامت کے دن اعمال کا وزن کرنا ثابت ہے،

(1) {وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا}[5] "قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک تولنے والی ترازو کو۔ پھر کسی پر کچھ ظلم بھی نہ کیا جائے گا۔"

(2){وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ، فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ، وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ}[6] "اور اس دن وزن کرنا برحق ہے، پس جس کا پلہ بھاری ہو گا تو وہ لوگ کامیاب

ہونگے، ور جس شخص کا پلا ہلکا ہو گا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا بسبب اس کے کہ ہماری آیتوں کے ساتھ ظلم کرتے تھے۔"

3: {فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ}[7] "پھر جس کے پلڑے بھاری ہونگے، تو وہ دل پسند آرام کی زندگی میں ہو گا۔"

اسی طرح متعدد احادیث مبارکہ سے بھی قیامت کے دن اعمال کا وزن کرنا ثابت ہے۔

1:عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ وَدَمُ الشُّهَدَاءِ»[8]"قیامت کے دن تولا جائیگا علماء اور شہداء کے خون کو۔"

2: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا كُرِهَ الْمِنْدِيلُ بَعْدَ الْوُضُوءِ لأَنَّ الْوُضُوءَ يُوزن[9]"ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وضو کے بعد رومال کو ناپسند کیا گیا ہے، اس لئے کہ وضو کا پانی تولا جائے گا۔

3: عن عمر بن الخطاب قال: أعطيت ناقة في سبيل الله، فأردت أن أشتري من نسلها، فسألت النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: «دعها حتى تجيء يوم القيامة هي وأولادها جميعا في ميزانك[10] "حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک اونٹنی اللہ کے راستے میں صدقہ کیا، پھر میں نے ارادہ کیا کہ اس کی نسل میں سے خریدوں، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑو تا کہ قیامت کے دن وہ اونٹنی اپنی اولاد سمیت تیرے ترازوں میں آجاے۔"

وزن اعمال کی صورتیں

قیامت کے دن وزن اعمال کی کیا صورت ہو گی اس بارے میں مفسرین کرام اور محدثین عظام نے تقریبا تین صورتیں بیان کی ہے.

1- اعمال ناموں کو تولا جائے گا

اعمال ناموں کا وزن کیا جائیگا، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کے اعمال کے ننانوے رجسٹر ہونگے، ہر رجسٹر تا حد نگاہ چوڑا ہو گا، پھر اس شخص کا ایک بطاقہ یعنی ایک پرچہ لایا جائیگا جس میں یہ کلمہ ہو گا لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، تو وہ ننانوے دفتر ایک پلڑے میں رکھے جائینگے جبکہ وہ کاغذ کا ٹکڑا دوسرے پلڑے میں رکھا جائیگا، تو وہ ننانوے دفتر ہلکے پڑ جائینگے اور کاغذ کا ٹکڑا بھاری ہو جائیگا

2- اشخاص کو تولا جائے گا

دوسرا قول یہ ہے کہ اشخاص کو تولا جائیگا جیسا کہ حدیث کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن ایک بہت بڑی جسامت والے شخص کو لایا جائیگا لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا وزن ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہو گا

3- اعمال کو تولا جائے گا

تیسرا قول یہ ہے کہ اعمال کو تولا جایئگا جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت منقول ہے، جس کا مفہوم ہے کہ نیک اعمال اچھی صورتوں میں لایئے جایئنگے جبکہ برے اعمال بری شکلوں میں لایئے جایئنگے اور اس کو میزان میں رکھ دئے جایئنگے۔[11]

ایک شبہ اور اس کا جواب

اس آخری صورت پر ایک اشکال کیا گیا ہے، کہ اعمال تو اعراض ہیں اور اعراض کا وزن کرنا عقل تسلیم نہیں کرتا ہے، اس کے جواب میں مفتی محمد شفیعؒ معارف القرآن میں لکھتے ہیں:

> "اسمیں اس طرف اشارہ ہے کہ لوگ اس سے دھوکہ نہ کھائیں کہ وزن اور تول تو ان چیزوں کا ہوتا ہے جس مین کوئ بوجھ اور ثقل ہو، انسان کے اعمال خواہ اچھے ہوں یا برے ان کا کوئ جسم اور جزم ہی نہیں جس کا تول ہو سکے، تو پھر وزن اعمال کیسے ہو گا، کیونکہ اول تو قادرالمطلق ہر چیز پر قادر ہے، یہ کیا ضروری ہے کہ جس چیز کو ہم تول نہ سکے حق تعالیٰ بھی تول نہ سکیں، اس کے علاوہ آج کل تو دنیا میں وزن تولنے کے لئے نئے نئے آلات ایجاد ہو چکے ہیں، جن میں نہ ترازو کی ضرورت ہے، نہ اس کے پلوں کی اور نہ ڈنڈی اور کانٹے کی، آج تو ان نئے آلات کے ذریعہ وہ چیزیں بھی تولی جاتی ہیں جن کے تولنے کا آج سے پہلے کسی کو تصور بھی نہیں تھا، ہوا تولی جاتی ہے، برقی رو تولی جاتی ہے، سردی اور گرمی تولی جاتی ہے، انکا میٹر ہی انکی ترازو ہے، اگر حق تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے انسانی اعمال کا وزن کرلیں تو اس میں کیا استبعاد ہے، اس کے علاوہ خالق کائنات کو اس پر بھی قدرت ہے کہ ہمارے اعماک کسی وقت جوہری وجود اور کوئ اور شکل وصورت عطا فرمادیں، حدیث رسول ﷺ کی بہت سی روایات اس پر شاہد بھی ہیں، کہ برزخ اور محشر میں انسانی اعمال خاص شکلوں اور صورتوں میں آئیں گے قبر میں انسان کے اعمال صالحہ ایک حسین صورت میں اسکے مونس بنیں گے، اور برے اعمال سانپ بچھو بن کر لپٹیں گے "۔[12]

خلاصہ بحث

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان آیات اور آحادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہو گئ کہ قیامت کے دن ہمارے اعمال کا وزن ضرور ہو گا، اس پر ایمان رکھنا واجب ہے، باقی رہی یہ بات کہ اعمال کا وزن کس صورت میں ہو گا اس حقیقت کا جاننا ہمارے لئے ضروری نہیں ہے، صرف اتنا کافی ہو گا کہ ہمارے اعمال کا وزن ہو گا، نیک اعمال کا پلہ بھاری ہو گا تو انعام کے حقدار ہوں گے

، برے اعمال کا پلہ بھاری ہو گا تو سزا کے مستحق ٹھہریں گے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے فضل سے معاف کر دیں تو الگ بات ہے.

References

[1] Jalalddin Abdur Rehman Siyuti, *Al Tāhadus Bi Neamatiallah* ,(Al Matbularbia, Sanaa), 203.

[2] .Ibid, 204.

[3] Jalalddin Abdur Rehman Siyuti, *Al Itqān* (Quwit:,Wazart Shunul Islamia,v:4), 34-35.

[4] Jalalddin Abdur Rehman Siyuti, *Al Iklil* , (Peshawar: Darulkutub), 45.

[5] *Surat ul Anbia*,17:47.

[6] *Surātul Aarāf* , 8:8.

[7] *Suratul Qāria*: 6:30.

[8] Abu Umar Yousaf Bin Abdullah Al Qurtabi, *Jāmia Bayān ul Ilm*, (Saudia: Matabul Ghurba, 1994, v:1), 150.

[9] Abu Ali Hussain Bin Ali Kardush, *Mukhtasulahkam,* (Madina: Matabul Ghuraba, v:1, 1415), 232.

[10] Suleman Bin Ahmed Tabrai, *Al Muajam ul Aōsāt*, (Qaira: Dar ul Harmen, V:1), 70.

[11] Abu Mohammed Hussain Baghvi, *Maalim ul Tanzil Fi Tafsir e ul Qurān ul Azim,* (Bairot: Dar Ihia ul Turas al Arbi, 1997, V: 3), 215.

[12] Mufti Shafi, *Maaritul Qurān*, V: 3,518-519.